الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

طلاق کے واقع ہونے کے لیے شرط ہے کہ خاوند ہوش و حواس میں ہو اور مجبور نہ ہو، اگر خاوند ہوش و حواس میں نہیں ہے یا مجبور ہے تو طلاق واقع نہیں ہوتی۔

امام رحیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(وَقَدْ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَنَّ مَنْ زَالَ عَقْلُهُ بِغَيْرِ سُكْرٍ مُحَرَّمٍ كَالنَّوْمِ وَالْإِغْمَاءِ وَالْجُنُونِ وَشُرْبِ الدَّوَاءِ الْمُزِيلِ لِلْعَقْلِ وَالْمَرَضِ؛ لَا يَقَعُ طَلَاقُهُ (مطالب أولی النہی: جلد نمبر 5، صفحہ نمبر 321

تمام مسلمانوں کا (امت کے تمام مجتہد علماء کا) اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر انسان کی عقل نشے کے علاوہ کسی اور چیز جیسے نیند، بے ہوشی، پاگل پن یا دوائی پینے سے زائل ہو جائے تو اس کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

(لا طَلَاقَ ولا عِتاقَ فی غلاقٍ   (سنن أبی داود، طلاق: 2193)(صحیح

طلاق اور غلام آزاد کرنا مجبوری میں نہیں ہوتا۔

اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

.(إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنْ أُمَّتِي الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ   سنن ابن ماجہ، الطلاق: 2045)(صحیح

بلاشبہ اللہ تعالی نے میری امت سے غلطی، بھول اور مجبوری کو رکھ دیا ہے (یعنی اس پر مؤاخذہ نہیں ہو گا)۔

.(علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا عمر، علی اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین زبردستی لی گئی طلاق کو واقع نہیں کرتے تھے۔ (إعلام الموقعین: جلد نمبر: 5، صفحہ نمبر: 189

اگر آپ کو واقعتا جادو ہوا ہے اور اس جادو سے آپ کی عقل پر اتنا اثر پڑا کہ آپ پاگل ہو گئے تو آپ کی طلاق واقع نہیں ہوئی۔

اگر جادو سے آپ کی عقل زائل نہیں ہوئی لیکن آپ کے ارادے اور اختیار پر اس کا اثر ہوا تو پھر بھی آپ کی طلاق واقع نہیں ہوئی کیونکہ انسان کا جب اپنا ارادہ نہ ہو تو وہ مجبور ہوتا ہے اور مجبور کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔

.واللہ أعلم بالصواب

محدث فتوی کمیٹی

01. فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبد الستار حماد حفظہ اللہ

02. فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ

03. فضیلۃ الشیخ عبد الخالق حفظہ اللہ

04. فضیلۃ الشیخ اسحاق زاہد حفظہ اللہ